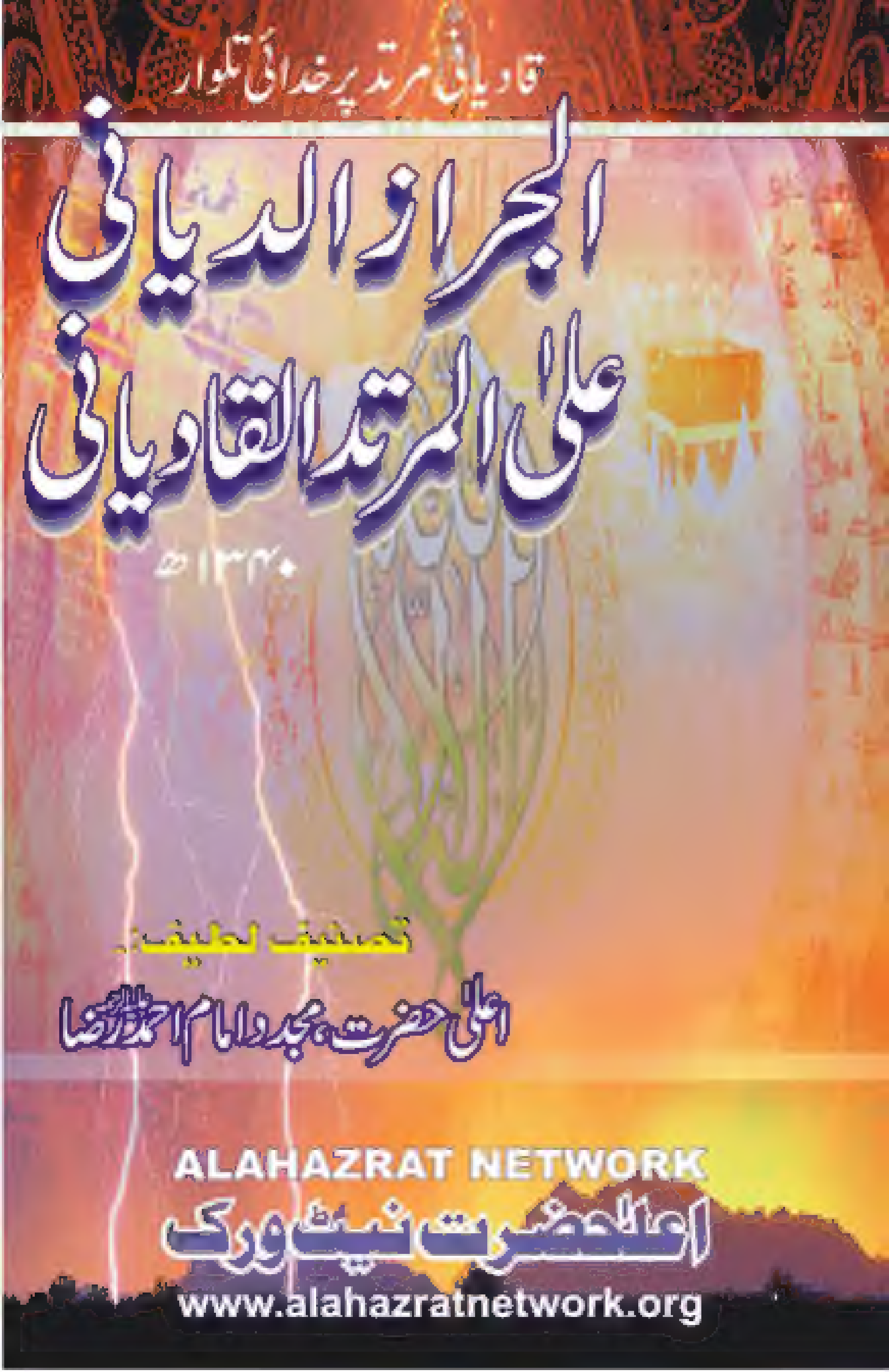

قادیانی مرتد پر خدائی تلوار

الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی

۱۳۴۰ھ

تصنیف لطیف:

اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی

۱۳ ۳۰

(قادیانی مرتد پر خدائی خنجر)

www.alahazratnetwork.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ از پیلی بھیت مسئولہ شاہ میر خاں قادری رضوی ۳ محرم الحرام ۱۳۳۰ھ

اعلیٰ حضرت مدظلکم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اس میں شک نہیں آپ کی خدمت میں بہت سے جواب طلب خطوط موجود ہوں گے لیکن عریضہ ہذا بحالت اشد ضرورت ارسالِ خدمت ہے امید کہ بواپسی جواب سے شرف بخشا جائے۔

(۱) کریمہ:

والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئا وھم یخلقون ○ اموات غیر احیاء ○ وما یشعرون ایان یبعثون ○[1]	اور اللہ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہیں وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور وہ خود بنائے گئے ہیں، مُردے ہیں زندہ نہیں اور انھیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے۔ (ت)

یہ ظاہر کرتی ہے کہ ماسوا اللہ تعالٰے کے جس کسی کو خدا کہا جاتا ہے وہ خالق نہ ہونے اور مخلوق ہونے کے علاوہ

---

[1] القرآن الکریم ۱۶/ ۲۰ و ۲۱

مردہ ہے زندہ نہیں۔

بنابریں عیسٰی علیہ السلام کو بھی جبکہ نصارٰی خدا کہتے ہیں تو کیوں نہ اُن کو مُردہ تسلیم کیا جائے اور کیوں اُن کو آسمان پر زندہ مانا جائے؟

(۲) صاحبِ بخاری بروایتِ عائشہ رضی اللہ عنہا ارقام فرماتے ہیں (منقول از مشارق الانوار، حدیث ۱۱۱۰):

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْۢبِيَآئِهِمْ مَسٰجِدَ۔[1]

اللہ تعالٰی یہود و نصارٰی پر لعنت فرمائے انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔ (ت)

اس سے ظاہر ہے کہ نبیِ یہود حضرت موسٰی و نبیِ نصارٰی حضرت عیسٰی علٰی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کی قبریں پُوجی جاتی تھیں۔

حسبِ ارشادِ باری تعالٰی عزاسمہٗ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ[2] (پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اُٹھے تو اُسے اللہ و رسول کے حضور رجوع کرو۔ ت) آیاتِ الٰہیہ، احادیثِ نبویہ ثبوتِ مماتِ عیسٰی علیہ السلام میں موجود ہوتے ہُوئے کیونکر اُن کو زندہ مان لیا جائے؟

www.alahazratnetwork.org

میں ہُوں حضور کا ادنٰی خادم
شاہ میر خاں قادری رضوی عفرلہٗ ساکن پیلی بھیت
۳ محرم الحرام ۱۳۴۰ھ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ ؕ

الجواب

(۱) قبلِ جواب ایک امر ضروری کہ اس سوال و جواب سے ہزار درجہ اہم ہے، معلوم کرنا لازم، بد دینوں کی بڑی راہِ فرار یہ ہے کہ انکار کریں ضروریاتِ دین کا، اور بحث چاہیں کسی ہلکے مسئلے میں جس میں کچھ گنجائشِ دست و پا زدن ہو۔

قادیانی صدہا وجہ سے منکرِ ضروریاتِ دین تھا اور اُس کے پس ماندے حیات و وفاتِ سیدنا عیسٰی رسول اللہ علٰی نبینا الکریم وعلیہ صلوات اللہ و تسلیمات اللہ کی بحث چھیڑتے ہیں جو ایک فرعی مسئلہ خود مسلمانوں میں ایک نوع کا اختلافی مسئلہ ہے جس کا اقرار یا انکار کفر تو درکنار ضلال بھی نہیں (فائدہ نمبر ۲ میں آئے گا کہ

---

[1] صحیح البخاری کتاب الجنائز باب مایکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۷۷

[2] القرآن الکریم ۴/ ۵۹

نزولِ حضرت عیسٰی علیہ السلام اہلِ سنّت کا اجماعی عقیدہ ہے) نہ ہرگز وفاتِ مسیح ان مرتدین کو مفید، فرض کردم کہ رب عزوجل نے اُن کو اُس وقت وفات ہی دی، پھر اس سے اُن کا نزول کیونکر ممتنع ہوگیا؟ انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام کی موت محض ایک آن کو تصدیقِ وعدہ الٰہیہ کے لئے ہوتی ہے، پھر وہ ویسے ہی حیاتِ حقیقی دنیاوی وجسمانی سے زندہ ہوتے ہیں جیسے اُس سے پہلے تھے، زندہ کا دوبارہ تشریف لانا کیا دشوار؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِہِمْ یُصَلُّوْنَ۔[1] انبیاء زندہ ہیں اپنی قبروں میں، نماز پڑھتے ہیں (ت)

(۲) معاذ اللہ کوئی گمراہ بددین یہی مانے کہ اُن کی وفات اوروں کی طرح ہے جب بھی ان کا دوبارہ تشریف لانا کیوں محال ہوگیا؟ وعدہ وَحَرٰمٌ عَلٰی قَرْیَۃٍ اَہْلَکْنٰہَا اَنَّہُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝[2] (اور حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کردیا کہ پھر لوٹ کر آئیں۔ ت) ایک شہر کے لئے ہے، بعض افراد کا بعد موت دنیا میں پھر آنا خود قرآن کریم سے ثابت ہے جیسے سیدنا عزیر علیہ الصلٰوۃ والسلام۔ قال اللہ تعالٰی:

فَاَمَاتَہُ اللّٰہُ مِائَۃَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَہٗ ۝[3] تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس، پھر زندہ کردیا (ت)

چاروں طائرانِ خلیل علیہ الصلٰوۃ والسلام، قال اللہ تعالٰی:

ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْہُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُہُنَّ یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا ۝[4] پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے، پھر انہیں بلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے دوڑتے ہوئے۔ (ت)

ہاں مشرکین طاعنہ منکرینِ بعث اسے محال جانتے ہیں اور دربارہ مسیح علیہ الصلٰوۃ والسلام قادیانی بھی اُس قادرِ مطلق عزجلالہ کو معاذ اللہ صراحۃً عاجز مانتا اور دافع البلاء کے صفحہ ۲۲ پر یوں کفر بکتا ہے:

"خدا ایسے شخص کو پھر دُنیا میں نہیں لا سکتا جس کے پہلے فتنے ہی نے دنیا کو تباہ کردیا ہے"[5]

مشرک وقادیانی دونوں کے رد میں اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ بَلْ ہُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے بلکہ وہ نئے بننے سے

---

[1] مسند ابو یعلٰی مروی از انس رضی اللہ عنہ حدیث ۳۴۱۲ موسسہ علوم القرآن بیروت ۳/۳۷۹

[2] القرآن الکریم ۲۱/۹۵ [3] القرآن الکریم ۲/۲۵۹

[4] " ۲/۲۶۰

[5] دافع البلاء مطبوعہ ربوہ ص ۲۲

خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۝ [1]

شُبہ میں ہیں۔ (ت)

جب صادق ومصدوق صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اُن کے نزول کی خبر دی اور وُہ اپنی حقیقت پر ممکن و داخل زیرِ قدرت وجائز، تو انکار نہ کرے گا مگر گمراہ۔

(۳) اگر وُہ حکم افراد کو بھی عام مانا جائے تو موت بعد استیفائے اجل کے لئے ہے، اُس سے پہلے اگر کسی وجہ خاص سے اماتت ہو تو مانعِ اعادت نہیں بلکہ استیفائے اجل کے لئے عُزیر اور ہزاروں کے لئے ثابت ہے، قال اللہ تعالٰی،

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَھُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَھُمُ اللہُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْیَاھُمْ [2]

اے محبوب! کیا تم نے نہ دیکھا انھیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وُہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے، تو اللہ نے اُن سے فرمایا مرجاؤ، پھر انھیں زندہ فرمادیا۔ (ت)

قتادہ نے کہا:

اَمَاتَھُمْ عُقُوْبَةً ثُمَّ بُعِثُوْا لِیَسْتَوْفُوْا مُدَّةَ اٰجَالِھِمْ وَلَوْ جَاءَتْ اٰجَالُھُمْ مَا بُعِثُوْا [3] (معنًا)

اللہ تعالٰی نے ان کو سزا کے طور پر موت دی پھر زندہ کردیئے گئے تاکہ اپنی مقررہ عمر کو پورا کریں، اگر ان کی مقررہ عمر پوری ہوجاتی تو دوبارہ نہ اٹھائے جاتے (ت)

www.alahazratnetwork.org

(۴) اِس وقت حیات ووفاتِ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسئلہ قدیم سے مختلف چلا آتا ہے مگر آخر زمانے میں ان کے تشریف لانے اور دجّال لعین کو قتل فرمانے میں کسی کو کلام نہیں، یہ بلاشبہہ اہلسنت کا اجماعی عقیدہ ہے تو وفاتِ مسیح نے قادیانی کو کیا فائدہ دیا اور مثیل بچہ، عیسٰی رسول اللہ بے باپ سے پیدا ابن مریم کیونکر ہوسکا؛ قادیانی اُس اختلاف کو پیش کرتے ہیں، کیا اِس کا بھی ثبوت رکھتے ہیں کہ اِس پنجابی کے ابتداع فی الدین سے پہلے مسلمانوں کا یہ اعتقاد تھا کہ عیسٰے آپ تو نہ آئیں گے کوئی ان کا مثیل پیدا ہوگا اُسے نزولِ عیسٰے فرمایا گیا اور اُس کو ابن مریم کہا گیا؛ اور جب یہ عام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف ہے تو آیہ:

یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۝ [4]

مسلمانوں کی راہ سے جُدا راہ چلے ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔ (ت)

---

[1] القرآن الکریم ۵۰/۱۵

[2] القرآن الکریم ۲/۲۴۳

[3] جامع البیان (تفسیر ابن جریر طبری) القول فی تاویل قولہ تعالٰی الم تر الی الذین الخ المطبعۃ المیمنیۃ مصر ۲/۳۴۴

[4] القرآن الکریم ۴/۱۱۵

کا علم ساقط ہے ۔

(۵) مسیح سے مثیلِ مسیح مراد لینا تحریفِ نصوص ہے کہ عادتِ یہود ہے ۔ بے دینی کی بڑی ڈھال یہی ہے کہ نصوص کے معنی بدل دیں یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ۱؎ (اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے بدل دیتے ہیں ۔ ت) ایسی تاویل گھڑنی نصوصِ شریعت سے استہزاء اور احکام وارشادات کو درہم برہم کر دینا ہے ، جس جگہ جس شیئ کا ذکر آیا کہہ سکتے ہیں وہ شیئ خود مراد نہیں اس کا مثیل مقصود ہے ، کیا یہ اسی کی نظیر نہیں جو اباحیہ ملاعنہ کہا کرتے ہیں کہ نماز و روزہ فرض ہے نہ شراب و زنا حرام بلکہ یہ کچھ اچھے لوگوں کے نام ہیں جن سے محبت کا ہمیں حکم دیا گیا اور یہ کچھ بدوں کے جن سے عداوت کا ۔

(۶) بالفرض باطل اینہم برعلم ، پھر اس سے قادیان کا مرتد رسول اللہ کا مثیل کیونکر بن بیٹھا ؟ کیا اس کے کفر اس کے کذب ، اس کی وقاحتیں ، اس کی فضیحتیں ، اس کی خباثتیں ، اس کی ناپاکیاں ، اس کی بیباکیاں کہ عالم آشکار ہیں ، چھپ سکیں گی ؟ اور جہان میں کوئی عقل و دین والا ابلیس کو جبریل کا مثیل مان لے گا ؟ اس کے خروار ہزارہا کفریات سے مشتے نمونہ رسائل السوء والعقاب علی المسیح الکذاب و قہر الدیان علی مرتد بقادیان و نور الفرقان و باب العقائد والکلام وغیرہا میں ملاحظہ ہوں کہ یہ نبیوں کی علانیہ تکذیب کرنے والا ، یہ رسولوں کو فحش گالیاں دینے والا ، یہ قرآن مجید کو طرح طرح رد کرنے والا ، مسلمان بھی ہونا محال نہ کہ رسول اللہ کا مثیل ، قادیانیوں کی چالاکی کہ اپنے مسیلمہ کے نامسلم ہونے سے یوں گریز کرتے اور اس کے ان صریح ملعون کفروں کی بحث چھوڑ کر حیات و وفاتِ مسیح کا مسئلہ چھیڑتے ہیں ۔

(۷) مسیح رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور اوصاف جلیلہ اور وہ کہ قرآن عظیم نے بیان کئے ، یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے ان کو بے باپ کے کنواری بتول کے پیٹ سے پیدا کیا نشانی سارے جہان کے لئے :

قَالَتْ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَکُ بَغِیًّا ۝ قَالَ کَذٰلِکِ ۚ قَالَ رَبُّکِ ہُوَ عَلَیَّ ہَیِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَہٗۤ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَۃً مِّنَّا ۚ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا ۝۲؎

بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا ، مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا ، نہ میں بدکار ہوں ، کہا یونہی ہے تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان ہے اور اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت ، اور یہ امر ٹھہر چکا ہے (ت)

۱؎ القرآن الکریم ۵ /۱۳

۲؎ القرآن الکریم ۱۹ /۲۰ و ۲۱

انھوں نے پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا،

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِیْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِیًّا[١] الاٰیۃ۔

تو اسے اس کے نیچے والے سے آواز دی کہ تو غم نہ کر، تیرے رب نے تیرے نیچے نہر بہا دی ہے۔ (ت)

علی قراءۃ من تحتہا بالفتح فیہما وتفسیرہ بالمسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام[٢] (معًا)

اس قراءت پر جس میں مَن کی میم مفتوح اور تحتہا کی دوسری تا مفتوح ہے اور اس کی تفسیر حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کی گئی ہے۔

انھوں نے گہوارے میں لوگوں کو ہدایت فرمائی،

یکلم الناس فی المھد وکہلا[٣]

لوگوں سے باتیں کرے گا پالنے میں اور پکی عمر میں (ت)

انھیں ماں کے پیٹ یا گود میں کتاب عطا ہوئی، نبوت دی گئی،

قال انی عبد اللّٰہ اٰتٰنی الکتٰب وجعلنی نبیا[٤]

بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ، اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔ (ت)

وہ جہاں تشریف لے جائیں برکتیں ان کے قدم کے ساتھ رکھی گئیں،

وجعلنی مبٰرکا این ما کنت[٥]

اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں۔ (ت)

برخلاف کفرِ طاغیہ قادیان کہ کہتا ہے جس کے پہلے قدم ہی نے دُنیا کو تباہ کر دیا۔

اُنھیں اپنے غیبوں پر مسلط کیا،

علم الغیب فلا یظھر علٰی غیبہ احدا ۝ الا من ارتضٰی من رسول[٦]

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ (ت)

جس کا ایک شعبہ یہ تھا کہ لوگ جو کچھ کھاتے اگرچہ سات کوٹھڑیوں میں چھپ کر اور جو کچھ گھروں میں ذخیرہ

---

[١] القرآن الکریم ١٩/٢٤

[٢] جامع البیان (تفسیر ابن جریر طبری) القول فی تاویل قولہ تعالٰی فناداہا من تحتہا الخ مطبعہ میمنہ مصر ١٦/٤٩

[٣] القرآن الکریم ٣/٤٦

[٤] القرآن الکریم ١٩/٣٠

[٥] " ١٩/٣١

[٦] " ٧٢/٢٦ و ٢٧

رکھتے اگرچہ سات تہ خانوں کے اندر، وہ سب ان پر آئینہ تھا،

وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم[1]

اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ (ت)

انہیں توریت مقدس کے بعض احکام کا ناسخ کیا،

ومصدقا لما بین یدی من التورٰىة ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم[2]

اور تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی اور اس لئے کہ حلال کروں تمہارے لئے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں۔ (ت)

انہیں قدرت دی کہ مادرزاد اندھے اور لاعلاج برص کو شفا دیتے

وتبرئ الاکمہ والابرص باذنی[3]

اور تو مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دیتا۔ (ت)

انہیں قدرت دی کہ مُردے زندہ کرتے،

واذ تخرج الموتٰی باذنی[4]

اور جب تو مُردوں کو میرے حکم سے زندہ نکالتا۔ (ت)

واُحی الموتٰی باذن اللہ[5]

اور میں مُردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے (ت)

ان پر اپنے وصفِ خالقیت کا پرتو ڈالا کہ مٹی سے پرند کی صورت خلق فرماتے اور اپنی پھونک سے اس میں جان ڈالتے کہ اڑتا چلا جاتا،

واذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیرا باذنی[6]

اور جب تو مٹی سے پرند کی سی مورت میرے حکم سے بناتا پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتا۔ (ت)

ظاہر ہے کہ قادیانی میں ان میں سے کچھ نہ تھا پھر وہ کیونکر مثیلِ مسیح ہو گیا!

اخیر کی چار یعنی مادرزاد اندھے اور ابرص کو شفا دینا، مُردے جلانا، مٹی کی صورت میں پھونک سے جان ڈال دینا، قادیانی کے دل میں بھی کھٹکے کہ آخر کوئی پوچھ بیٹھا کہ تو مثیلِ مسیح بنتا ہے ان میں سے

---

[1] القرآن الکریم ۳/۴۹

[2] القرآن الکریم ۳/۵۰

[3] ۵/۱۱۰

[4] ۵/۱۱۰

[5] ۳/۴۹

[6] ۵/۱۱۰

کچھ کر دکھاتا اور وہ اپنا حال خوب جانتا تھا کہ سخت جھوٹا ملوم ہے اور الٰہی برکات سے پورا محروم، لہٰذا اس کی یوں پیش بندی کی کہ قرآن عظیم کو پس پشت پھینک کر رسول اللہ کے روشن معجزوں کو پاؤں تلے مَل کر صاف کہہ دیا کہ معجزے نہ تھے مسمریزم کے شعبدے تھے، میں ایسی باتیں مکروہ نہ جانتا تو کر دکھاتا، وہی طاعنہ مشرکین کا طریقہ اپنے عجز پر یوں پردہ ڈالنا کہ لو نشاء لقلنا مثل ھذا[له] (اگر ہم چاہتے تو ایسا کلام کہتے) ہم چاہتے تو اس قرآن کا مثل تصنیف کر دیتے، ہم خود ہی ایسا نہیں کرتے۔ الالعنۃ اللہ علی الکفرۃ۔

قادیانی خذلہ اللہ کے ازالۂ اوہام ص ۳، ۴، ۵ و نوٹ آخر میں ۱۵ تا آخر صفحہ ۱۹۲ ملاحظہ ہوں جہاں اس نے پیٹ بھر کر یہ کفر بکے ہیں، یا ان کی تلخیص رسالہ قہر الدیان ص ۱۰ تا ۱۵ مطالعہ ہوں، یہاں دو چار صرف بطور نمونہ منقول،

طعن ازالہ ص ۳، احیاء جسمانی کچھ چیز نہیں۔

ص ۴، کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔

ص ۱۵۱، شعبدہ بازی اور در اصل بے سود، عوام کو فریفتہ کرنے والے، مسیح اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری کرتے رہے، بڑھئی کا کام درحقیقت ایسا ہے جس میں کلوں کے ایجاد میں عقل تیز ہو جاتی ہے، بعض چڑیاں کل کے ذریعے پرواز بھی کرتی ہیں، بمبئی کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں۔ یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے اعجاز مسمریزمی بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں سلب امراض مسمریزم کی شاخ ہے ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں جو اس سے سلب امراض کرتے ہیں، مبروص ان کی توجہ سے اچھے ہوتے ہیں، مسیح مسمریزم میں کمال رکھتے تھے۔ یہ قدر کے لائق نہیں، یہ عاجز اس کو مکروہ قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان عجوبہ نمائیوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا، اس عمل کا ایک نہایت برا خاصہ جو اپنے تئیں اس میں ڈالے روحانی تاثیروں میں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل (مسمریزم) سے اچھا کرتے مگر ہدایت توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب ناکام رہے، ان پرندوں میں صرف جھوٹی حیات،

عــه ازالۂ اوہام مطبع ریاض الہند ص ۱۲۱-۱۱۳

[له] القرآن الکریم ۸/۳۱

جنونی جھلک نمودار ہوجاتی تھی، مسیح کے معجزات اُس تالاب کی وجہ سے بے رونق بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے پہلے مظہر عجائبات تھا، بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل تھا جیسے سامری کا گوسالہ۔

مسلمانو! دیکھا اِن ملعون کلمات میں وہ کون سی گالی ہے جو رسول اللہ کو نہ دی اور وہ کونسی تکذیب ہے جو آیاتِ قرآن کی نہ کی، اتنے ہی جملوں میں تینتیس کفر ہیں۔

بہرحال یہ تو ثابت ہوا کہ یہ مرتد مثیلِ مسیح نہیں، مسلمانوں کے نزدیک یوں کہ وہ نبی مرسل اولوا العزم صاحبِ معجزات و آیاتِ بینات اور یہ مردود و مطرود و مرتد و موردِ آفات، اور خود اُس کے نزدیک یوں کہ معاذ اللہ وہ شعبدہ باز بھانمتی مسمریزی تھے، روحانی تاثیروں میں ضعیف نکمے اور یہ ڈال کا ٹوٹا مقدس مہذب برگزیدہ ہادی، الا لعنۃ اللہ علی الظلمین (خبردار! ظالموں پر خدا کی لعنت)

ہاں ایک صورت ہے، اس نے اپنے زعم ملعون میں مسیح کے یہ اوصاف گنے، دافع البلاء ص ۴، مسیح کی راستبازی اپنے زمانے میں دوسروں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (یحییٰ) شراب نہ پیتا تھا، کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی، اسی وجہ سے خدا نے یحییٰ کا نام حصور رکھا مسیح کا نہ رکھا کہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔

ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، آپ (یعنی عیسےٰ) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے (یعنی عیسےٰ بھی ایسوں ہی کی اولاد تھے) ورنہ کوئی پرہیزگار ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے، زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے، اپنے بال اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔

ص ۶، حق یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔

ص ۷، آپ کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے کچھ نہ تھا، آپ کا خاندان بھی نہایت ناپاک ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا ———— یہ پچاس کفر ہوئے۔

نیز اسی رسالۂ ملعونہ میں ص ۴ سے ۸ تک یکطرفہ باطلانہ مناظرہ خود ہی چلا کر دل کے پھپھولے پھوڑے، اللہ عزوجل کے سچے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو نادان، شریر، مکار، بدعقل، زنانے خیال والا، فحش گو، بدزبان، کٹیل، جھوٹا،

۱؎ دافع البلاء مطبع ضیاء الاسلام، قادیان ص ۶-۵

چور، علی علی وقت میں بت کہا، خلل دماغ والا، گندی گالیاں دینے والا، بدقسمت، دزد، فریبی، پیرو شیطان وغیرہ وغیرہ خطاب اس قادیانی دجال نے دیے اور اس کے تین کفر اوپر گزرے کہ اللہ مسیح کو دوبارہ نہیں لاسکتا، مسیح فتنہ تھا، مسیح کے فتنے نے تباہ کردیا ـــــ یہ سب ستر کفر ہوئے اور ہزارہا حتی کی گنتی کیا' غرض تیس سے اوپر اوصاف اس دجال مرتد نے اپنے مزعوم مسیح میں بتائے، اگر قادیانی تو اپنے لئے ان میں سے دس وصف بھی قبول کرے کہ یہ شخص یعنی یہی قادیانی بدچلن، بدمعاش، فریبی، مکار، زنانے خیال والا، کثیل بھی جھوٹا، چور، گندی گالیں والا، ابلیس کا چیلا، کنجریوں کی اولاد، کسبیوں کا جنا ہے، زنا کے خون سے بنا ہے، تو ہم بھی اس کی مان لیں گے کہ یہ منحوس نخیل مسیح بنا ہے گڑوں سے یہی کا باز اسی مسیح قمچی کا جو اس کا موہوم مزعوم ہے، الا لعنۃ اللہ علی الظّٰلمین۔

مسلمانو! یہ ساٹھ فائدے محفوظ رکھئے، کیسا آفتاب سے زیادہ روشن ہوا کہ قادیانیوں کا مسئلہ وفات و حیات مسیح چھیڑنا کیسا ابلیسی مکر، کیسی خبث بحث، کیسی تضییع وقت، کیسا قادیانی کے صریح کفروں کی بحث سے جان چرانا اور فضول زق زق میں وقت گنوانا ہے!

اس کے بعد ہمیں حق تھا کہ ان ناپاک و بے اصل چار شبہوں کی طرف التفات بھی نہ کرتے جو انھوں نے حیاتِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیش کئے۔ ایسی مہمل بیہودیاں کیا دیوں کا بہتر جواب یہی تھا کہ پہلے قادیانی کے کفر اٹھاؤ یا اُسے کافر مان کر توبہ کرو، اسلام لاؤ، اس کے بعد یہ فرعی مسئلہ بھی پوچھ لینا مگر ہم ان مرتدین سے قطع نظر کرکے اپنے دوست سائل سُنّی المذہب سے جواب شبہات گزارش کرتے ہیں، وباللہ التوفیق۔

پہلا شبہہ: کریمہ والذین یدعون من دون اللہ الآیۃ۔

اقول اولاً یہ شبہہ مرتدانِ حال نے کافرانِ ماضی سے ترکہ میں پایا ہے، جب آیہ کریمہ:

انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم انتم لھا واردون۔[1]

نازل ہوئی کہ بیشک تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو سب دوزخ کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا ہے۔ مشرکین نے کہا کہ ملائکہ اور عیسٰی اور عزیر بھی تو اللہ کے سوا پوجے جاتے ہیں اس پر رب عزوجل نے ان جھگڑالو کافروں کو قرآن کریم کی مراد بتائی کہ آیت بتوں کے حق میں ہے۔

---

[1] القرآن الکریم ۲۱/۹۸

انّ الذین سبقت لھم منّا الحسنٰی اولٰئک عنہا مبعدون ہ لا یسمعون حسیسہا[1]

بیشک وہ جن کے لئے ہمارا بھلائی کا وعدہ ہو چکا وہ جہنم سے دُور رکھے گئے ہیں، اس کی بھنک تک نہ سنیں گے۔

قرآن کریم نے خود اپنا محاورہ بتایا جب بھی مرتدوں نے وہی راگ گایا۔

ابوداؤد کتاب الناسخ والمنسوخ میں اور فریابی وعبد بن حمید وابن جریر وابن ابی حاتم وطبرانی و ابن مردویہ اور حاکم بتصحیح مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی،

لما نزلت انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم انتم لہا واردون فقال المشرکون الملٰئکۃ وعیسٰی وعزیر یعبدون من دون اللہ فنزلت ان الذین سبقت لہم منا الحسنٰی اولٰئک عنہا مبعدون[2]

جب یہ آیت نازل ہوئی انکم وما تعبدون الآیۃ تو مشرکین نے کہا ملائکہ، حضرت عیسٰی اور حضرت عزیر کو بھی اللہ تعالٰی کے سوا پوجا جاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی ان الذین سبقت الآیۃ بیشک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دُور رکھے گئے ہیں۔

ثانیاً یدعون من دون اللہ یقیناً مشرکین ہیں اور قرآن عظیم نے اہل کتاب کو مشرکین سے جدا کیا، اُن کے احکام اُن سے جدا رکھے، اُن کی عورتوں سے نکاح صحیح ہے مشرک سے باطل، اِن کا ذبیحہ حلال ہوجائیگا اُس کا مردار۔ قال اللہ تعالٰی،

لم یکن الذین کفروا من اھل الکتٰب والمشرکین منفکّین حتی تاتیھم البیّنۃ[3]

کتابی کافر اور مشرک اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے جب تک ان کے پاس دلیل نہ آئے (ت)،

وقال تعالٰی،

ان الذین کفروا من اھل الکتٰب والمشرکین فی نار جہنّم خٰلدین فیہا اولٰئک ھم شرّ البریّۃ[4]

بیشک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔ (ت)

---

[1] القرآن الکریم ۲۱/ ۱۰۱ و ۱۰۲

[2] المستدرک کتاب التفسیر تفسیر سورۃ انبیاء دارالفکر بیروت ۲/ ۳۸۵

[3] القرآن الکریم ۹۸/ ۱

[4] " ۹۸/ ۶

وقال تعالٰی:

ما یود الذین کفروا من اھل الکتٰب ولا المشرکین ان ینزل علیکم من خیر من ربکم[1]

وہ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک، وہ نہیں چاہتے کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے۔ (ت)

وقال تعالٰی:

لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین اٰمنوا الیھود والذین اشرکوا ولتجدن اقربھم مودۃ للذین اٰمنوا الذین قالوا انا نصارٰی[2]

ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جنہوں نے کہا ہم نصارٰی ہیں۔

وقال تعالٰی:

الیوم احل لکم الطیبٰت وطعام الذین اوتوا الکتٰب حل لکم وطعامکم حل لھم والمحصنٰت من المؤمنٰت والمحصنٰت من الذین اوتوا الکتٰب من قبلکم[3]

ولا تنکحوا المشرکٰت حتی یؤمن[4]

آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پارسا عورتیں مسلمان اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی (ت) اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں (ت)

جب قرآن عظیم یدعون من دون اللہ میں نصارٰی کو داخل نہیں فرماتا اس الذین میں حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کیونکر داخل ہو سکیں گے؟

ثالثاً سورت مکیہ ہے اور سوائے عاصم، قرائے سبعہ کی قراءت تدعون بتائے خطاب، تو بت پرست ہی مراد ہیں اور الذین یدعون اصنام (جنہیں وہ پوجتے ہیں وہ بت ہیں۔ ت)

رابعاً خود آیہ کریمہ طرح طرح دلیل ناطق کہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء عموماً اور حضرت مسیح

---

[1] القرآن الکریم ۲/۱۰۵

[2] " ۵/۸۲

[3] " ۵/۵

[4] " ۲/۲۲۱

علیہ الصلوٰۃ والتسلیم خصوصاً مراد نہیں، جہاں فرمایا اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ[1] (مُردے ہیں زندہ نہیں۔ ت) اموات سے متبادر یہ ہوتا ہے کہ پہلے زندہ تھے پھر موت لاحق ہوئی لہٰذا ارشاد ہوا غَیْرُ اَحْیَآءٍ یہ وہ مُردے ہیں کہ نہ اب تک زندہ ہیں نہ کبھی تھے نہ ہونے والے ہیں، یہ بتوں ہی پر صادق ہے۔ تفسیر ارشاد العقل السلیم میں ہے:

حیث کان بعض الاموات مما یعتریہ الحیٰوۃ سابقا اولاحقا کاجساد الحیوان والنطف التی ینشئہا اللہ تعالٰی حیوانا احترز عنہ ذلك فقیل غیر احیاء ای لایعتریہا الحیٰوۃ اصلا فہی اموات علی الاطلاق[2]۔	بعض اموات وہ تھے جنھیں زندگی حاصل تھی جیسے مُردہ حیوان کا جسم، اور بعض وہ ہیں جنھیں زندگی ملنے والی ہے مثلاً نطفہ جسے اللہ تعالٰی مستقبل میں حیوان بنائے گا اس لئے ایسے اموات سے احتراز کیا اور فرمایا غیر احیاء یعنی یہ وہ اموات ہیں جنھیں زندگانی (ماضی یا مستقبل میں) بالکل حاصل نہیں لہٰذا یہ علی الاطلاق اموات ہیں۔

خامساً رب عزوجل فرماتا ہے:

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون ۝ فرحین بما اٰتٰہم اللہ من فضلہ[3]	خبردار! شہیدوں کو ہرگز مردہ نہ جاننا بلکہ وہ اپنے رب کے یہاں زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں، اللہ نے جو اپنے فضل سے دیا اس پر خوش ہیں۔

اور فرماتا ہے:

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون ۝[4]	جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انھیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں تمھیں خبر نہیں۔

محال ہے کہ شہید کو تو مُردہ کہنا حرام، مردہ سمجھنا حرام، اور انبیاء معاذ اللہ مُردے کہے جائیں، یقیناً قطعاً ایماناً وہ اَحْیَآءٌ غَیْرُ اَمْوَاتٍ (زندہ ہیں مُردے نہیں۔ ت) ہیں نہ کہ عیاذاً باللہ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ (مُردے ہیں زندہ نہیں۔ ت)، جس وعدہ الٰہیہ کی تصدیق کے لئے اُن کو عروضِ موت ایک آن کے لئے لازم ہے قطعاً شہداء کو بھی لازم ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ[5] (ہر جان کو موت کا

---

[1] القرآن الکریم ۱۶/ ۲۱

[2] ارشاد العقل السلیم (تفسیر ابی السعود) آیۃ ۱۶/ ۲۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۱۰۶

[3] القرآن الکریم ۳/ ۱۶۹ [4] القرآن الکریم ۲/ ۱۵۴

[5] " " ۲۱/ ۳۵

مُردہ چلتا ہے۔ ت) پھر جب یہ اَحْیَاءٌ غَیْرُ اَمْوَاتٍ ہیں وہ یقیناً ان سے لاکھوں درجے زائد اَحْیَاءٌ غَیْرُ اموات ہیں نہ کہ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ۔

سادساً آیۂ کریمہ میں وَھُمْ قَدْ خُلِقُوْا بصیغۂ ماضی نہیں بلکہ وَھُمْ یُخْلَقُوْنَ[1] بصیغۂ مضارع ہے کہ دلیل تجدد واستمرار ہو یعنی بنائے گڑھے جاتے ہیں اور نئے نئے بنائے گڑھے جائیں گے، یہ یقیناً بت ہیں۔

سابعاً آیۂ کریمہ میں ان سے کسی چیز کی خلق کا سلب کلی فرمایا کہ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا[2] (وہ کوئی چیز نہیں بناتے۔ ت) اور قرآن عظیم نے عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بعض اشیاء کی خلق ثابت فرمائی، وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ[3] (اور جب تو مٹی سے پرند کی صورت بناتا۔ ت) اور ایجاب جزئی نقیض سلب کلی ہے تو عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صادق نہیں، تاہم اس سے قطع نظر ہو تو اَمْوَاتٌ قضیہ مطلقہ عامہ ہے یا دائمہ، برتقدیر ثانی یقیناً انس وجن وملک سے کوئی مراد نہیں ہوسکتا کہ ان کے لئے حیات بالفعل ثابت ہے نہ کہ ازل سے ابد تک دائم موت، برتقدیر اول قضیہ کا اتنا مفاد کہ کسی نہ کسی زمانے میں ان کو موت عارض ہو، یہ ضرور عیسٰی وملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام سب کے لئے ثابت، بیشک ایک وقت وہ آئے گا کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پائیں گے اور روزِ قیامت ملائکہ کو بھی موت ہے، اس سے یہ کب ثابت ہوا کہ موت ہو چکی ورنہ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللہِ میں ملائکہ بھی داخل ہیں، لازم کہ وہ بھی مر چکے ہوں، اور یہ باطل ہے۔ تفسیر انوار التنزیل میں ہے:

(اَمْوَاتٌ) حالاً او مآلاً (غَیْرُ اَحْیَاءٍ) بالذات لیتناول کل معبود[4]۔	مُردے حال میں یا آئندہ غیر زندہ بالذات تاکہ ہر معبود کو شامل ہو۔ (ت)

تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے:

فالمراد ما لا حیوۃ له سواء کانت له حیوۃ ثم ماتت کعزیر او سیموت کعیسٰی والملٰئکۃ علیہم السلام او لیس من شانه الحیوۃ کالاصنام[5]۔	یعنی ان اموات سے عام مراد ہے خواہ اس میں حیات کی قابلیت ہی نہ ہو جیسے بُت، یا حیات تھی اور موت عارض ہوئی جیسے عزیر، یا آئندہ عارض ہونے والی ہے جیسے عیسٰی وملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

منکرین دیکھیں کہ ان کا شبہہ ہر پہلو پر مردود ہے، وللہ الحمد۔

---

[1] و [2] القرآن الکریم ۱۶/ ۲۰ [3] القرآن الکریم ۵/ ۱۱۰

[4] انوار التنزیل (تفسیر بیضاوی) آیۃ ۱۶/ ۲۱ مصطفی البابی مصر ۱/ ۲۶۰

[5] عنایۃ القاضی حاشیۃ الشہاب علی تفسیر البیضاوی ۔ دار صادر بیروت ۵/ ۳۲۲

شبہہ دوم: لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی ۱؎ (اللہ تعالٰی یہود و نصارٰی پر لعنت فرمائے۔ ت)

اقول: وَالْمِرْزَائِیَّۃَ لَعَنَھُمْ لَعْنًا کَبِیْرًا (میں کہتا ہوں کہ مرزائیوں پر بھی بڑی لعنت ہو)

اولاً اَنْبِیَآئِھِمْ ۱؎ میں اضافت استغراق کے لئے نہیں کہ موسٰی سے یحیٰی علیہما الصلوٰۃ والسلام تک ہر نبی کی قبر کو یہود و نصارٰی سب نے مسجد کرلیا ہو، یہ یقیناً غلط ہے، جس طرح وَقَتْلِھِمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ ۲؎ (انھوں نے انبیاء کو ناحق شہید کیا۔ ت) میں اضافت ولام کوئی استغراق کا نہیں کہ سب قاتل اور سب انبیاء شہید کئے، قال تعالٰی،

فَفَرِیْقًا کَذَّبْتُمْ وَفَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ ۳؎۔ انبیاء کے ایک گروہ کو تم نے جھٹلایا اور ایک گروہ کو قتل کرتے ہو۔ (ت)

اور جب استغراق نہیں تو بعض میں مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا داخل کرلینا ادعائے باطل و مردود ہے، یہود کے سب انبیاء نصارٰی کے بھی انبیاء تھے، یہود و نصارٰی کا ان میں بعض قبور کرلینے کو (مسجد بنالینا) صدق حدیث کے لئے بس اور اس سے زیادہ مرتدین کی ہوس۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں یہ اشکال ذکر کرکے کہ نصارٰی کے انبیاء کہاں ہیں، ان کے تو صرف ایک عیسٰی نبی تھے اُن کی قبر نہیں، ایک جواب یہی دیا جو بحمدہٖ تعالٰی ہم نے ذکر کیا کہ،

www.alahazratnetwork.org

او المراد بالاتخاذ اعم من ان یکون ابتداعا او اتباعا فالیھود ابتدعت والنصارٰی اتبعت ولاریب ان النصارٰی تعظم قبور کثیر من الانبیاء الذین تعظمھم الیھود ۴؎

انبیاء کی قبروں کو مسجد بنانا عام ہے کہ ابتداءً ہو یا کسی کی پیروی میں، یہودیوں نے ابتداء کی اور عیسائیوں نے پیروی کی، اور اس میں شک نہیں کہ نصارٰی بہت سے ان انبیاء کی قبروں کی تعظیم کرتے ہیں جن کی یہودی تعظیم کرتے ہیں۔

ثانیاً امام حافظ الشان (ابن حجر) نے دوسرا جواب یہ دیا کہ اس روایت میں اقتصار واقع ہوا، واقع یہ ہے کہ یہود اپنے انبیاء کی قبور کو مساجد کرتے اور نصارٰی اپنے صالحین کی قبروں کو، ولہٰذا صحیح بخاری حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ میں دربارہ قبور انبیاء تنہا یہود کا نام ہے،

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال قاتل اللہ الیھود اتخذوا قبور

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اللہ تعالٰی یہودیوں کو ہلاک فرمائے انھوں نے اپنے

۱؎ صحیح البخاری کتاب الجنائز باب ما یکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۷۷

۲؎ القرآن الکریم ۴/ ۱۵۵ ۳؎ القرآن الکریم ۲/ ۸۷

۴؎ فتح الباری شرح صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ دارالمعرفۃ بیروت ۱/ ۴۲۳

40/40

انبیاءھم مساجد[1]

انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا۔

اور صحیح بخاری حدیث اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا میں جہاں تنہا نصارٰی کا ذکر تھا صرف صالحین کا ذکر فرمایا، انبیاء کا نام نہ لیا کہ،

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اولئك قوم اذا مات فیھم العبد الصالح او الرجل الصالح بنوا علی قبرہ مسجدًا و صوّروا فیہ تلك الصُّور[2]

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا نصارٰی وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہوجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنالیتے اور اس میں تصویریں بناتے۔

اور صحیح مسلم حدیث جندب رضی اللہ تعالٰے عنہ میں یہود و نصارٰی دونوں کو عام تھا انبیاء وصالحین کو جمع فرمایا کہ،

سمعت النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیآئھم وصالحیھم مساجد[3]۔

میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیتے تھے۔

ہمیشہ جمع طرق سے معنی حدیث کا ایضاح ہوتا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

ثالثًا اقول چاہ دلی بھی گئے، یہ خفاء قبر بیٹے ثابت کرنا نہیں بلکہ اس میں بہت اہم راز مضمر ہے قادیانی مدعی نبوت تھا اور سخت جھوٹا کذاب جس کے سفید چمکتے ہوئے جھوٹ وہ محمدی والے نکاح اور انبیاء کے چاند والے بیٹے قادیان و قادیانیہ کے محفوظ از طاعون رہنے کی پیشین گوئیاں وغیرہا ہیں اور ہر عاقل جانتا ہے کہ نبوت اور جھوٹ کا اجتماع محال، اس سے قادیانی کا سدا گھر ہر عاقل کے نزدیک گھروندا ہوگیا اس نے فکر ہوئی کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ جھوٹا ثابت کریں کہ قادیانی کذاب کی نبوت بھی بن پڑے، اس کا علاج خود قادیانی نے اپنے ازالہ اوہام ص ۶۲۹ پر یہ کیا کہ ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے، یہ اس مرتد کے گٹے چار سو کفر کہ ہر نبی کی تکذیب کفر ہے بلکہ کروڑوں کفر ہیں کہ ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء اللہ کی تکذیب ہے، قال اللہ تعالٰے: کذبت قوم نوح ن المرسلین[4] (نوح کی قوم نے پیغمبروں کو

---

[1] صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۶۲

[2] " " " " " " "

[3] صحیح مسلم کتاب المساجد باب النہی عن بناء المسجد علی القبور " " " ۱/۲۰۱

[4] القرآن الکریم ۲۶/۱۰۵

جھٹلایا۔ ت) تو اُس نے چار سو ہر نبی کی تکذیب کی، اگر انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں تو قادیانی کے چار کروڑ چھیانوے لاکھ کفر، اور اگر دو لاکھ چوبیس ہزار ہیں تو یہ اس کے آٹھ کروڑ چھیانوے لاکھ کفر ہیں۔ اور اب ان مرزائیوں نے خود یا اسی سے سیکھ کر اندراج کفر میں اور ترقی معکوس کرکے اسفل سافلین میں پہنچنا چاہا کہ معاذ اللہ معاذ اللہ سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کا جھوٹ ثابت کریں، اس حدیث کے یہ معنی گھڑے کہ نصارٰی نے عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کو مسجد کرلیا، یہ صریح سپید جھوٹ ہے نصارٰی ہرگز مسیح کی قبر ہی نہیں مانتے اُسے مسجد کرلینا تو دوسرا درجہ ہے، تو مطلب یہ ہوا کہ دیکھو مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (کے دشمنوں) نے (خاک بدہن ملعونان) کیسی صریح جھوٹی خبر دی پھر اگر ہمارا قادیانی نبی جھوٹ کے چھکے اُڑاتا تھا تو کیا ہوا قادیانی مرتدین کا اگر یہ مطلب نہیں تو جلد بتائیں کہ نصارٰی مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کب مانتے ہیں، کہاں بتاتے ہیں، کس کس نصرانی نے اس قبر کو مسجد کرلیا جس کا مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ذکر کیا، اس مسجد کا روئے زمین پر کہیں پتا ہے؛ ان نصرانیوں کا دنیا کے پردے پر کہیں نشان ہے؟ اور جب یہ نہ بتا سکو اور ہرگز نہ بتا سکو گے تو اقرار کرو کہ تم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ذمے معاذ اللہ دروغ گوئی کا الزام لگانے کو حدیث کے یہ معنی گھڑے اور،

www.alahazratnetwork.org

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم	بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو
اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعدّ لہم	اُن پر اللہ کی لعنت دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے

عہ کما رواہ احمد وابن حبان والحاکم و البیہقی وغیرہم عن ابی ذر رضی اللہ تعالٰی عنہ وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردویہ عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالٰی عنہما ۱۲ منہ غفرلہ (م)	جیسا کہ احمد، ابن حبان، حاکم، بیہقی وغیرہم نے ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے نیز انھوں نے اور ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ نے ابی امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ۱۲ منہ غفرلہ (ت)
عہ کما فی روایۃ علی ما فی شرح عقائد النسفی للتفتازانی قال خاتم الحفاظ لم اقف علیہا ۱۲ منہ غفرلہ (م)	جیسا کہ دوسری روایت میں ہے جس کو علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں ذکر فرمایا، خاتم الحفاظ نے فرمایا میں اس پر واقف نہیں ہوا ۱۲ منہ (ت)

لہ مسند احمد بن حنبل حدیث ابو امامۃ الباہلی دار الفکر بیروت ۵/۲۶۶

لہ شرح عقائد النسفی دار الاشاعۃ العربیۃ قندھار افغانستان ص ۱۰۱

عذابا مھینا[1] ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (ت)

کی گہرائی میں پڑے الا لعنۃ اللہ علی الظلمین، کیوں، حدیث سے موتِ عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام پر استدلال کا مزا چکھا؟

كذلك العذاب ولعذاب الاخرة اكبر لو كانوا يعلمون[2] واللہ تعالٰی اعلم۔ مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ (ت) واللہ تعالٰی اعلم

کتبہ العبد المذنب
احمد رضا البریلوی عفی عنہ
بمحمدن المصطفٰی صلی اللہ تعالٰی
علیہ وآلہ وسلم

www.alahazratnetwork.org

---

[1] القرآن الکریم ۳۳/ ۵۷

[2] " " ۶۸/ ۳۳